دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرینس نمبر: Lar6746b تاریخ: 02-08-2017

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کاروباری شراکت میں ناجائز شرائط لگانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ دو افراد نے مل کر ایک اسکول میں شراکت داری کی، جس میں کچھ شرائط مقرر ہوئیں، ان میں سے مندرجہ ذیل شرائط کے متعلق شرعی رہنمائی درکار ہے:

(1) اگر کوئی شراکت دار، علیحدگی اختیار کرنا چاہے تو مطالبے کے دو سال بعد اس کی رقم نفع ونقصان کے ساتھ، چھ ماہ کی اقساط میں واپس کر دی جائے گی۔

(2) اگر مطالبہ ابتدائے کاروبار سے نو ماہ کے اندر کیا گیا تو دو سال بعد، 6 ماہ کی اقساط میں صرف اصل رقم واپس کی جائے گی۔

(3) ایک شریک جو ڈائریکٹر ہو گا، ادارے کے تمام تر اختیارات ہمیشہ، ہر لحاظ سے، تاحیات اسی کے پاس رہیں گے۔ یہ ڈائریکٹر ہی کام کرے گا، دوسرا شریک سلیپنگ پارٹنر ہو گا، یعنی وہ کام بالکل نہیں کرے گا۔

سائل: محمد عمران عطاری (سرگودھا)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) پہلی شرط جس میں شریک کے شراکت ختم کرنے کے بعد، اس کے سامان وغیرہ کی رقم دو سال کے بعد، چھ ماہ کی اقساط میں دینے کی شرط رکھی گئی ہے۔ یہ شرط درست نہیں ہے، کہ جب اس شریک نے شرکت ختم کر دی ہے، اب اس کے سامان وغیرہ کا استعمال کرنا اس کی اجازت کے بغیر جائز نہیں اور جب وہ مطالبہ کرے گا، کہ یا میرا سامان دیا جائے، یا اس کی رقم، تو اب دینا ضروری ہو گا، ہاں اگر (شرط نہ رکھی جائے اور شرکت ختم کرنے کے بعد) وہ اپنی رضامندی سے بغیر کسی جبر کے راضی ہو جائے تو یہ الگ صورت ہے اور اس صورت میں بھی جتنی مدت تک کے لیے وہ راضی ہو، اتنی ہی مدت تک مہلت ملے گی۔ فتاوی ہندیہ میں ہے "وإذا اشترى المضارب بالمال متاعا ثم قال المضارب أنا أمسكه حتى أجد ربحا كثيرا وأراد رب المال بيعه فهذا على وجهين إما أن يكون فی مال المضاربة فضل بأن كان رأس المال ألفا واشترى به متاعا يساوی ألفين أو لم يكن فی مال المضاربة فضل بأن كان اشترى به متاعا يساوی ألفا ففی الوجهين جميعا لم يكن للمضارب حق إمساك المتاع من غير رضا رب المال إلا أن يعطى رب المال رأس المال إن لم يكن فيه فضل، أو رأس المال وحصته من الربح إن كان فيه فضل فحينئذ له حق إمساكه" ترجمہ: اور جب مضارب مال کے بدلے سامان خرید لے، پھر مضارب کہے کہ جب

تک نفع نہیں حاصل ہو جاتا اس وقت تک میں اسے روکے رکھوں گا اور رب المال بیچنا چاہے تو اس کی دو صورتیں ہیں یا تو مالِ مضاربت میں نفع ہوا ہو گا، یوں کہ راس المال ہزار تھا اور اس سے وہ سامان خریدا جو دو ہزار کے برابر ہے، یا مالِ مضاربت میں کوئی نفع نہیں ہوا ہو گا، یوں کہ اس نے راس المال کے بدلے ایسا سامان خریدا جو ہزار ہی کے برابر ہے تو دونوں صورتوں میں مضارب، رب المال کی رضا کے بغیر سامان روکنے کا حق نہیں رکھتا، مگر اس صورت میں روک سکتا ہے، کہ اگر اضافہ نہیں ہوا تو رب المال کو راس المال دے دے یا اگر اضافہ ہوا ہے تو راس المال اور نفع میں جتنا اس کا حصہ بنتا ہے وہ اسے دے دے۔

(فتاوی ہندیہ، ج4، ص295، دار الفکر، بیروت)

(2) دوسری شرط صراحتاً غصب پر مشتمل ہے، کہ اس صورت میں اتنے عرصے کا نفع جو دوسرے شریک کی ملک ہے وہ ضبط کیا جا رہا ہے، تو یہ تعزیر بالمال ہے اور تعزیر بالمال جائز نہیں، تو اس کی شرط رکھنا بھی جائز نہیں ہے۔ قرآن پاک میں ہے (وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ) ترجمہ کنز الایمان: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لئے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر کھا لو جان بوجھ کر۔

(سورۃ البقرۃ، پ2، آیۃ188)

سنن الدار قطنی میں ہے "لا یحل مال امرء مسلم الا عن طیب نفس" ترجمہ: کسی مسلمان کا مال بغیر اس کی رضا کے لینا حلال نہیں ہے۔

(سنن الدار قطنی، ج3، ص424، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

رد المحتار میں ہے "لا یجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی" ترجمہ: کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ بغیر کسی سبب شرعی کے کسی کا مال لے۔

(رد المحتار، کتاب الحدود باب التعزیر، ج3، ص178، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

فتاوی رضویہ سے ایک سوال، جواب اسی طرح کا نقل کیا جاتا ہے "کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ انجمن کا یہ پاس کردہ قانون کہ جو مسجد میں ایک وقت کی نماز کو نہ آوے اور نہ آنے کا کوئی قابلِ اطمینان عذر بھی نہ ہو تو اس کو مسجد میں ایک لوٹا رکھنا پڑے گا۔ یہ حکم شرعی سے ناجائز تو نہیں ہے؟ الجواب: اگر وہ شخص اپنی خوشی سے ہر غیر حاضری کے جرمانہ میں سو ۱۰۰ لوٹے یا سو ۱۰۰ روپے دے تو بہت اچھا ہے اور اُن روپوں کو مسجد میں صرف کیا جائے لیکن جبراً ایک لوٹا یا ایک کوڑی نہیں لے سکتا فان المصادرۃ بالمال منسوخ والعمل بالمنسوخ حرام (کیونکہ مالی جرمانہ منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل کرنا حرام ہے)۔

(فتاوی رضویہ، ج5، ص117-118، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(3) تیسری شرط لگانا بھی جائز نہیں ہے۔ تفصیل اس میں یہ ہے کہ اسکول چلانے پر جو شرکت ہے یہ شرکت عمل ہے، یعنی بچوں کو تعلیم دینے پر شرکت ہے اور اس میں بقیہ سارے سامان میں دونوں شریک ہیں، لیکن عمل کی دوسرے سے نفی کر دی گئی ہے ،تو یوں ایک طرف سے فقط سامان ہے اور اس سے عمل کی نفی ہے اور اس طرح شرکت عمل درست ہی نہیں ہوتی۔ فتح القدیر، بدائع الصنائع اور رد المحتار میں ہے(والنظم للآخر) وفي النهر أن المشترك فيه إنما هو العمل، ولذا قالوا: من صور هذه الشركة أن يجلس آخر على دكانه فيطرح عليه العمل بالنصف والقياس أن لا تجوز؛ لأن من أحدهما العمل ومن الآخر الحانوت واستحسن جوازها؛ لأن التقبل من صاحب الحانوت عمل۔۔ولو من أحدهما أداة القصارة والعمل من الآخر فسدت "یعنی نہر میں ہے کہ ان میں مشترک وہ صرف عمل ہے اسی لئے فقہانے فرمایا: اس شرکت کی صورتوں میں سے یہ بھی ہے کہ کسی شخص نے دوسرے کو اپنی دکان پر بٹھالیا کہ وہ کام لے کر اسے دے گا اور نفع نصف نصف ہو گا، تو قیاس یہ ہے کہ یہ صورت ناجائز ہو، کیونکہ ایک کی طرف سے عمل ہے اور دوسرے کی طرف سے دکان ہے، مگر استحسانا، یہ جائز ہے، کیونکہ صاحب دکان کا کام لینا اس کی طرف سے کام ہے۔۔۔ اور اگر یوں شرکت ہوئی کہ ایک کے اوزار ہوں گے اور دوسرا کام کریگا تو یہ شرکت ناجائز ہے۔

(ردالمحتار، ج4، ص322، دارالفکر، بیروت)

اس عبارت کے آخری جز "العمل من الآخر فسدت" کے تحت علامہ رافعی فرماتے ہیں: "لا يظهر الفساد الا اذا شرط العمل على الآخر مع النهي كما سبق "یعنی (دکان، اوزار جب ایک کی طرف سے ہوں تو) فساد اسی صورت میں ظاہر ہو گا جب کہ دوسرے پر کام کی شرط کی جائے (خود سے کام کی) نفی کے ساتھ جیسا کہ گزرا۔

(تقریراتِ رافعی علی ردالمحتار، ج6، ص393، کوئٹہ)

یہ عقد شرکت ختم کیا جائے اور اگر نیا عقد کرنا ہے تو اس عقد میں ان شرائط کو شامل نہ کیا جائے اور کسی شریک کے عمل کی نفی نہ کی جائے اور اس کے علاوہ جو شرائط رکھنی ہیں ان کے حوالے سے دارالافتاء اہلسنت سے رہنمائی لے لی جائے۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد عرفان مدنی

09 ذوالقعدۃ الحرام 1438ھ/02 اگست 2017ء

الجواب صحیح

محمد ھاشم خان عطاری مدنی

خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشاکی نماز کے بعد امیر اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے